٧٨٦

کتاب لاجواب

ویدیوں کی تواریخ کا پہلا نمونہ

موسومہ بہ

سچے رشیوں کی پہچان

جسکو

خاکسار زمن بابا ابو رحمت حسن القادری میرٹھی

نے

ویدا ور پوران سے منتخب کر کے

دیندار بھائیوں کے لیئے

باہتمام منشی فضل حسین پرنٹر

ہلالی پریس ۱۹۱۶ء دہلی میں ۱۳۳۵ھ طبع کرا کے شائع کیا

تعداد جلد ۱۰۰۰ — قیمت فی جلد

شروع ایشور کی نام سی جو بڑا کرنا لو اور بڑا دیا وار ھے

حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ اس زمانہ میں عوام کے عقائد میں جہاں بہت سی خرابیاں واقع ہوگئی ہیں وہاں ایک یہ بہت بڑی وزنی خرابی بھی پیدا ہوگئی ہی کہ وہ اپنی اولاد کو ایشور۔ پرمیشور۔ شری نارائن۔ ہری نارائن۔ رام ناتھ۔ ہری ناتھ۔ جوتی سروپ وغیرہ ایشور کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور انکے دلوں میں یہ خیال جما ہوا ہی کہ جسطرح ایشور کی عمر دراز اور ہر رنج و غم سے پاک ہی۔ ویسے ہی ان ناموں کی برکت سے ہماری اولاد کی عمر دراز اور موت و غم وغیرہ سے پاک ہوگی۔ اور انکی وجہ سے اسکے پاک ناموں کی وہ بےعزتی ہورہی ہی کہ الامان۔ دیکھی سنی نہیں جاسکتی کہ ہم عمر بچے نام لیکر مغلظات بکتے اور گالیاں دیتے ہیں +

ویسے ہی سادھوؤں سنتوں اور طالب علموں کی جماعت میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہی کہ وہ اپنے اپنے گوروؤں کو پرمیشور کا اوتار اور روپ اور مورت اور رشی مہارشی مانتے ہیں۔ اگر کوئی اس سے منع کرتا ہی تو اس سے لڑنے اور مارنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ انکا اوتار اور رشی مہارشی ہونا وید شاستروں سے ثابت نہیں۔ اور نہ اُنہیں لکھا ہی کہ تم خواہ کسیکو ایسے اور ویسے خطاب دیا کرو اور اُن کے ایسا کرنیسے سچے رشیوں کی شان میں فرق آتا ہی اور ناواقف لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ کے رشی بھی ایسے ہی کم علم اور معمولی لیاقت والے وغیرہ ہوتے ہونگے کہ جیسے موجودہ زمانہ کے لوگ ہیں۔ سچے رشیوں کے حالات و بیانات جو کہ ویدوں شاستروں اور پورانوں میں مذکور ہوئے ہیں بےشمار ہیں۔ میں ان میں سے قدرے یہاں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ امید براں کہ ہمارے دوست مطالعہ فرماکر راہ پائینگے ؎

(رچا کے معنی)

جاننا چاہیئے کہ ویدوں کی عبارت کو برہمن لوگ منتر کہتے ہیں اور وہ دو مصرعہ کا ہوتا ہی اور مصرعہ کو رچا کہتے ہیں۔ اور رچا لفظ کے معنی ہین کسی کی تعریف کرنا۔ اور اصطلاح میں ہیں۔ حدسے

زیادہ مبالغہ کیساتھ کسی کی تعریف کرنا جیسا کہ ذیل کے منتروں سے ہویدا ہی ✤

(اندر دیوتا کی تعریف)

جیسے دوست دوست کو مدد دیتا ہی۔ ویسے ہی اگنی نے تین سو بھینسے صاف کیے۔ اپنی مرضی کے موافق اور ورتر کے قتل کے لیے اِسی کے دان سے نچڑے ہوئے سوم رس کے تین تالاب پی گیا (رگ وید منڈل ۵ سوکت ۲۹ منتر ۷)

"ہے اندر! جب تو صاف کیے ہوئے تین سو بھینسے صاف کر چکا اور مگھون کی حیثیت سے سوم رس کے تین تالاب پی چکا جب دیوتوں نے گویا خوشی کا نعرہ لگایا کہ اندر کی جے ہو جیو۔ کیونکہ اُسنے اجگر کو قتل کیا ہی۔" (رگ وید منڈل ۵ سوکت ۲۹ منتر ۸)

یہ دو منتر اور چار رچا ہیں اور ہر رچا میں مبالغہ کے ساتھ اندر دیوتا کی تعریف کی گئی ہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ رچا پُرزور الفاظ اور حد سے زیادہ مبالغہ کا مجموعہ ہوتا ہی اور جنہوں نے انہیں تیار کیا تھا وہ اہل زبان و اہل حال تھے۔ اہل قال نہ تھے۔ اور اس پر بھی کسر نفسی کا یہ حال کہ کوئی رشی کہتا ہی کہ

۱۔ (ناہم تنتم جانامی نہ اوتم) میں نہ تانا تننا جانتا ہوں نہ بانا بننا الخ) رگ وید منڈل ۶ سوکت ۹ منتر ۲)

۲۔ وہی تانا تننا جانتا ہے وہی بانا بننا۔ ایضاً منتر ۳ ✤

یعنی دیوتوں کی استتی جیسی کہ با مبالغہ ہونی چاہیئے وہ ہم سے نہیں ہو سکتی وہ اپنی استتی کو آپ کرنا جانتے ہیں ✤

(صبح اور شام کی دیوی کی استتی)

۳۔ بڑی شان والی رات اور صبح۔ تانا تننے والی دو عورتوں کی مانند بار بار آتی اور برابر چلتی رہتی ہیں اور بڑی طاقت والی نہایت عمدہ دودھ دیتی ہیں۔ ایسا ہو کہ وہ دونوں ہمارے اس یجنہ کے لیے لمبے لمبے تار پھیلائیں جس سے یجنہ کا کپڑا بنے (رگ وید منڈل ۲ سوکت ۳ منتر ۶) یعنی کما حقہ دیوتوں کی تعریفیں کریں ✤

(منتروں کا طرزِ کلام)

منتروں کے طرز کلام سے یہ پایا جاتا ہی کہ وہ بلند خیال اہلِ زبان شاعروں کے خیالات اور دلی جذبات اور سادگی وغیرہ سے پُر ہی۔ اور ہر رچا میں ایک تعریف خاص ہوتی ہی جو کہ لطف خاص رکھتی ہے اور کسی نہ کسی زمانہ کا واقعہ معلوم ہوتا ہے ٭

(زمانہ کا ذکر)

جب رچاؤں پر نظر ڈالی جاتی ہی تو اسمیں تین زمانے پائے جاتے ہیں۔ ماضی مستقبل اور حال۔ ماضی سے مراد وہ زمانہ ہی جو کہ ویدوں کے تصنیفی زمانہ سے پیشتر گزرا ہی۔ اور وہ بہت بڑا دراز تھا۔ مستقبل سے مراد وہ زمانہ ہی جو ویدوں کے تصنیفی زمانہ کے بعد شروع ہوتا ہی اور اسوقت چل رہا ہے زمانہ حال سے مراد وہ زمانہ ہی کہ جسمیں وید تصنیف ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ بات ویدوں کے منتروں سے ظاہر ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ ذیل کے منتر بطور شہادت کے ملاحظہ ہوں ٭

(۱) (پوروے) سب سے پہلے زمانہ میں جنہوں نے پو پھوٹنے کیوقت قدیم اُشا (صبح کی دیوی) کو دیکھا ہی وہ گزر گئے۔ اب ہم اُسے دیکھتے ہیں اور جو آیندہ پیدا ہونگے وہ دیکھینگے (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۱۳ منتر ۱۱)

(۲) اُشا (صبح کی دیوی) (پوروا) پرانے زمانہ سے نمودار ہوتی چلی آتی ہی۔ وہ دولت کا چشمہ ہی ہم پر چمکتی ہے اور آیندہ کو پیدا ہونیوالوں پر چمکے گی۔ وہ ہمیشہ رہنے والی ہی۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۱۳ منتر ۱۳)

(۳) جو اندر زمانہ گزشتہ میں بھی اور زمانہ حال میں بھی اور زمانہ آیندہ میں بھی توصیفی منتروں سے بڑھتا ہوا اور اُن اُن طاقتوں میں اِسی یجنہ کے ذریعہ یہاں آنے کو دعوت دیتا ہے میں اُسکے دل کو اس لیئے خوش کرتا ہوں کہ مجھے تازہ تازہ خوشیاں حاصل ہوں۔ (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۲ منتر ۵ ٭

(زمانہ کے حدود)

زمانۂ ماضی دو سوت منو پر ختم ہوتا ہی۔ اور زمانۂ حال دو سوت منو سے شروع ہو کر ویاس جی
کے شاگردوں۔ مہابھارت کے راویوں شونک اور سُوت اور شکدیو تک پورا ہو جاتا ہے اور
زمانۂ مستقبل شکدیو وغیرہ سے شروع ہوتا اور قیامت تک چلا جاتا ہے۔ اور مستقبل ماضی کی بہ نسبت
بہت بڑا مخدوش تھا۔ مخالفوں کا زور چل جانیکے سبب سلطنت ویوتوں کے ہاتھ سے نکل کر
رومیوں یونانیوں میں پہنچی۔ اور اُنہوں نے اُنکے سب جلسے اور ہنگامے منتشر کر دیئے۔ پھر وہ شور و
زور کا سُننا اور سُنانا جاتا رہا۔ اسکے قائم مقام اور چیزیں ہوئیں اور نئی نئی بدعتیں چل نکلیں
اور دنیا اُنکی پیرو ہوئی۔ یہی وجہ ہی کہ پھر رشیوں کا ہونا مسدود ہوا اور کوئی اس قابل نہوا کہ
قرار واقعی منتر دکھاتا اور منتر درشٹا کہاتا مگر افسوس کہ منتر و کہانے والوں کی جگہ اس دنیا سے
خالی ہوئی۔ اسیواسطے زمانہ مستقبل کا بنا ہوا کلام ویدوں میں نہیں پایا جاتا۔ اور رشیوں کے
زمانہ کے اعتبار سے اُسکے بنانیوالے دو قسم کے حضرات معلوم ہوتے ہیں۔ نئے رشی اور
پورانے رشی۔ ذیل کے منتر بطور شہادت کے ملاحظہ ہوں +

(نئے اور پورانے رشی)

(۱) ایسا ہو کہ وہ اگنی جس کی تعریف (پوروے بھی رشی بھی) پُرانے زمانہ کے رشی اور (نو)
نئے زمانہ کے رشی کرتے چلے آئے ہیں وہ دیوتوں کو ادہر متوجہ کرے۔ (رگ وید منڈل اول
سوکت اول منتر ۲)

(۲) جو کہ (پوروے رشیو) پُرانے زمانہ کے رشیوں نے اور (نوتنو) نئے زمانہ کے رشیوں نے
اندر کی تعریف میں منتر (جنینت) جنے ہیں۔ دوستی اور دولت کے حصول کے لیئے۔ وہ برکت
والی دوستی اور دولت ہمارے ساتھ مدام رہے۔ اور ای دیوتو! تم سب ہماری مربیانہ حفاظت
کرو۔ (رگ وید منڈل ۷ سوکت ۲۲ منتر ۹)

(۳) ہے اگنی تیرے پروں والے بازو بڑھاپے سے محفوظ اُڑنے والے ہیں تو ان سے
راکشسوں کو قتل کرتا ہی۔ اور انہی سے بنے ہوئے بہت اچھے سورگ میں ہم لوگ جاویں گے

جس میں (پرتھم جا ٖھا) زمانہ گزشتہ کے (پوراناٖ) پورانے پورانے (رشیا) رشی پہنچ چکے ہیں۔ (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۵۲)

(۴) اس عمدہ طرح سے بنے ہوئے سورگ میں بخوبی پہنچو۔ جوکہ بھرپور بانیوں یا منتروں یا آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بنایا گیا ہے جس میں (پرتھم جاٖھا) گزشتہ زمانہ کے (پُراٖھنا) پورانے پورانے (رشیا) رشی چل بسے ہیں (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۵۸)

اصلی مدعا کے علاوہ ان دو منتروں سے جنت کا پیدا ہو چکنا اور اسمیں بڑے بوڑھے رشیوں کا چل بسنا بھی موجود ہے اور منتروں کے لفظوں میں آجانیکے سبب کوئی عقلمند انسان اسکے وجود سے انکار نہیں کرسکتا اور اسکے حالات کے متعلق اپ نشدھ کا قول ہی کہ:۔

سورگ لوک میں ڈر ہے نہ ذرہ بھر اندیشہ موت ہی نہ بڑھاپا بھوک پیاس کو دور کرکے + سارے غم اور اندیشے دور کرکے سورگ میں رہنے والے خوشیاں مناتے ہیں +

(۵) ہے پوجا کے قابل (صبح کی دیوی) اُشا جسکو گزشتہ زمانہ کے رشیوں نے اپنی حفاظت اور خوراک کیلئے پکارا تھا جوکہ پاک روشنی سے منور ہی ہمارے چڑھاوے لے اور ستوویٔ عمن (رگ وید منڈل اول سوکت ۴۸ منتر ۱۴)

پنڈت دیانند صاحب کے بھاش میں بھی نئی پُرانی چیزوں نئے پُرانے رشیوں وغیرہ کا اور گزشتہ زمانہ کا ذکر آیا ہے۔ بطور نمونہ ذیل کے مقامات ملاحظہ ہوں:۔

(۶) پُرانے پُرانے رشی گزشتہ زمانہ کے جوگی اور زمانہ حال کے جوگی (یجر وید بھاش ادھیائے منتر ۱۲ کا ٹکڑا)

(۷) جو زمانۂ حال میں زمین پر موجود (پران) گزشتہ زمانہ کے علوم پڑھ چکے اور جنئے زمانہ کا علم پڑھنے والے باپ دادے الخ (یجر وید بھاش ادھیائے ۱۲ منتر ۴ کا ٹکڑا)

(۸) بہت نیک چلن بڑے بڑے دانشمندوں کو۔ انسانوں کے سال یا ست یگ وغیرہ جگوں کو یاد رکھ چکے ہیں ویسے ہی ان عالموں کو اور یگوں کو تو بھی یاد رکھ (یجر وید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۱۱ کا ٹکڑا)

ان ٹکڑوں سے ثابت ہوا کہ وید ست یُگ وغیرہ گزر جانے اور مہا بھارت وغیرہ پران تمام بزرگوں کے حالات جمع ہو جانے کے بعد بنا ہے کہ ان کے پڑھنے اور یاد رکھنے کی وید ہدایت کرتا ہے ✦

(نئے اور پُرانے منتر)

بیانات بالا سے جیسا کہ رشیوں کے دو گروہ ثابت ہوئے ہیں ویسے ہی اِنکے کلام میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ ایک پُرانا اور ایک نیا کہلاتا ہے اور اِسکی تفصیل خود منتروں میں موجود ہے ذیل میں دیکھئے (۱) "ہے پاک ندیو تم میرے نرم نرم بچن سُننے کیلئے ایک مہورت کھڑی رہو۔ کوشک کا فرزند (وشوامتر) ایک پُرانا یا نیا بنا ہوا منتر گا کر کلیان کی خواہش سے میں دریائے سندھو کو ہانک مارتا ہوں"۔ (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۳ منتر ۵)

اس منتر کی شرح میں لکھا ہے کہ جس وقت وشوامتر نے دریائے ستلج کو آواز دی کہ ٹھیر جا۔ وہ فوراً کھڑا ہوا اور وشوامتر مع اپنے ساتھیوں کے پار اُتر گیا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ویدوں میں بھی وہ پُرانا منتر مذکور نہیں ہوا اور نہ وقائع نگار نے اسے لکھا کہ جسکو پڑھکر وشوامتر نے چلتے ستلج کو بند کیا تھا ✦

ستلج پر جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ ہری کے گھاٹ کا ہے جہاں ستلج اور بیاس جمع ہو کر بہتے ہیں اور اس عظیم الشان واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کی وجہ سے اس گھاٹ کا نام ہری کا پتن یعنی خدا کا گھاٹ ہوا ✦

یہ واقعہ بھی بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ کے عہد میں ظہور پذیر ہوا تھا کہ اُنھوں نے دریائے نیل کو روکا اور بنی اسرائیل کو اُس پار لے گئے ✦

(ہندوستان میں نصارےٰ)

جنوبی ہند میں تھوما حواری کا گرجا موجود ہے اور ملتان پنجاب میں تو بنا ساد ھووں کی قوم ہے جو کہ ایشا بابا کے گیت گاتی اور آیش آپ نشدھ کو حضرت مسیح کی استتی کہتی ہے اور یہ اس قدر مشہور ہے کہ بیان کی ضرورت نہیں۔ اور بہت سی دنیا تھوما کی مطیع وہاں پر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنوبی ہند

میں نصاریٰ شروع سے ہی وارد ہو چکے تھے۔ اور عیسوی مذہب کی اشاعت پہلی صدی ہی سے شروع ہوئی اور اسقدر پھیلی کہ جماعت کے لوگوں کے لیئے ایک عظیم الشان گرجا بھی بن گیا کہ جسے تھوما کا گرجا کہتے ہیں۔ اور گرجا بن جانا اسکے استحکام کی اعلیٰ دلیل ہی۔ جس مذہب کی اسقدر ترقی ہو اُسکی تعلیم ضرور ہی اس سے زیادہ شہرت پذیر تھی۔ اور عیسائیوں کی یہ تعلیم نہایت قدیم ہی جو کہ عقیدے میں داخل ہی کہ مسیح کی پسلی توڑی گئی۔ دفن کیا گیا۔ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اسکا اثر ویدوں کے شاعروں پر بھی ہوا۔ چنانچہ اس واقعہ کو اس طرح قلمبند کیا اور ویدوں میں درج فرمایا ہے ؛

(حضرت مسیح کا جی اُٹھنا)

"ہے گھوڑوں کے مالک اگرُ دہا کنواری کے بیٹے کو تو نے دیمک کے ڈھیر سے نکالا جسے دیمک کھا رہی تھی۔ اس اندھے کو سُوجھتے سانپ نے پکڑا اور اُسنے مٹی کے ڈھیر کو توڑا اُسکے جوڑ دوبارہ مل گئے" (رگ وید منڈل ۴ سوکت ۱۹ منتر ۹)

"ہے شت کرِتو کنواری کے بیٹے کو جو الگ ڈالا گیا تھا۔ اندر نے اپنی ستو دنیوں میں شریک کیا (رگوید منڈل ۴ سوکت ۳۰ منتر ۱۶) اگرُو۔ اور مریم کے معنی مندورہ کے ہیں ؛

پس یہ واقعہ پہلی صدی عیسوی کا ہی اور کنواری کا پوتر صفات مذکورہ بالا کے ساتھ موصوف و مشہور ابن مریمؑ کے سوا کوئی نہیں گزرا ؛

(ویدوں کے دیوتا ادتی کے فرزند)

(۲) "ہم بھگ متر ادتی دکش انسر و دہ اریمان ورُن سوم اشونی کماروں کو ایک پُرانی رچا گا کر پکارتے ہیں۔ رحم دل ساوتری ہمیں بخشے (نعمت)" (رگ وید منڈل اول سوکت ۸۹ منتر ۳)

(۳) "ہے میگوا ہن درحقیقت وہ بھی انسان ہی تھے جن کی تو سُنتا تھا۔ میں بھی تجھے پکارتا ہوں باپ کی طرح مجھے پال"۔ (رگ وید منڈل ۷ سوکت ۳۰ منتر ۴)

(۴) "یہ اگر ہا" نئے (الفاظ) جو گھی چھوڑنے کے وقت بولے جاتے ہیں۔ میں اپنی جیبھ سے اونیوں کے پیش کرتا ہوں ایسا ہو کہ متر بھگ ایمان ورن دکش انشو ہماری سُنیں" (رگ وید منڈل ۲ سوکت ۲۷ منتر اول)

(۵) "ہے اگنی تو ہمارے اس گھڑے ہوئے منتر سے ترقی کر جو کہ ہم نے اپنی لیاقت اور واقفیت سے گھڑے ہیں اسکے صلے میں ہمیں مالدار کر۔ نیک عقل اور بہت سی خوراک بخش" (رگ وید منڈل اول سوکت ۳۱ منتر ۱۸)

(۶) "ایسا ہو کہ ہمارا جنا ہوا یہ منتر اس اگنی کے پیش ہووے جو کہ شیریں زبان اور دلمیں پیدا ہوتا ہے جسکو منو کی اولاد ہوم کرکے اور چڑہاوے چڑہاکے لڑائی کے وقت پیدا کرتی ہے" (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۰ منتر ۳)

(۷) میں اندر کے واسطے نئے نئے منتر گھڑتا ہوں۔ جیسے بڑھئی رتھ گھڑتا ہے تاکہ رتھ والا روٹی کما کھائے۔ اس قابل تعریف عقلمند اندر کی ستودنی میں تیار کرتا اور عمدہ عمدہ بھوگ لگاتا ہوں"۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۰ منتر ۴)

(۸) "روزینہ کی روٹی کی خاطر اس اندر کے خوش کرنے کو میں منتر اور زبان کو ملاتا ہوں تاکہ میں بہادر سخی اور پشت پناہی کرنے والے اندر کی ستودنی گاؤں جو کہ اسوروں کی بیشمار بستیاں اجاڑنے والا ہے" (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۰ منتر ۵)

(۹) "نئے نئے منتر کہکر اس تیز رفتار اندر کی پہلے زمانہ کی کارروائیوں کو شہرت دو جب وہ ہتھیار گھما کر لڑائی میں دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہے اور انکو غارت کرتا ہے"۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۶۱ منتر ۱۳)

(۱۰) "ہم نے اسکی تعریف میں جو کہ قابل تعریف ہے اور عاقل ہے اپنی عقل سے یہ نیا منتر گھڑا ہے جیسے بڑھئی رتھ کے پہیئے گھڑتا ہے۔ خوشا ہماری عقل جب ہم اسکی پوجا میں مصروف ہوں رہے اگنی اپنی دوستی کے طفیل ہمیں ایذاؤں سے محفوظ رکھ" (رگ وید منڈل اول سوکت ۹۴ منتر ۱)

(۱۱) "میں تیری عنایت سے تیری قوت پاؤں۔ اس گھڑے ہوئے منتر کو دیکھ کہ تیرے لئے ہے میں تیری عنایتوں کی طلب میں آیا ہوں تو سب طرح میری حفاظت کر" (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۱ منتر ۱۴)

(۱۲) "جب میرے دلمیں منتر جوڑنے کی خواہش آئی - میں نے اندر کی تعریف میں منتر جوڑے" الخ (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۴۲ منتر ۱۴ کا ٹکڑا)

(۱۳) "یہ دولت دینے والا منتر برہمنوں نے خاص ان دیوتوں کی تعریف میں اپنے ہونٹوں سے گھڑا ہے جو کہ جنم پا چکے ہیں"۔ (رگ وید منڈل اول سوکت ۲۰ منتر ۱)

(۱۴) "ہم نے تیری تعریف سب سے پیچھے کا جوڑا ہوا بالکل نیا منتر گھڑ کر کی ہے ہمیں دولت و فہر دے اور وہ رس عطا کر کہ جس سے اولاد میں ترقی ہو" (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۲ منتر ۱۱)

(۱۵) "اس اگنی کے لیئے جس پر سوم رس چھڑکا جاتا ہی جو میٹھے رس کا پینے والا ہے اور منتظم ہی میں اپنے دل سے ایک عمدہ بھجن پیدا کرتا ہوں"۔ (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۹۱ منتر ۱۴)

ان منتروں کے علاوہ کچھ اور بھی منتر ہیں جن میں جننا۔ گھڑنا۔ دل سے جوڑنا وغیرہ لکھا ہی اور بوجہ عدم گنجایش کے یہاں نہیں لکھے گئے۔ ذیل کے منتر بطور نمونہ ملاحظہ ہوں :۔

(رگ وید)

منڈل	سوکت	منتر	منڈل	سوکت	منتر
۲	۳۵	۲	۷	۲۲	۹
۳	۳۰	۱	۷	۲۶	۱
۳	۳۲	۱۴	۷	۳۵	۱۴
۵	۲۹	۱۵	۷	۶۱	۶
۵	۷۳	۱۰	۷	۹۴	۱
۶	۱۶	۴۷	۱۰	۲۳	۶
۶	۳۲	۱	۱۰	۵۴	۶
۷	۱۵	۴	۱۰	۱۰۱	۲

شری کشیپ۔ اترے۔ بھردواج وششٹھ وشوامتر گوتم وام دیو وغیرہ رشیوں سے کوئی پوچھے

کہ اُنھوں نے کس کس مصیبت سے منتروں کو گھڑا اور کن معنی میں یہ موشگافی کی تھی +

انکی محنت کی داد اور بنانے کی قدر وہ جانے کہ جو ان کا ہم زبان - ہم بیان - ہم زبان ہو نہ زمانہ حال کے ناواقف کیا جانیں - مگر الحمد للہ صد شکر کہ - "قدر زر زرگر بداند یا بداند جوہری" +

اُسوقت کے راجوں نے امید سے زیادہ انکی قدر کی - ناظرین ذیل کے منتر ملاحظہ فرمائیں

(۱) "ہے اگنی پریوگ کا بیٹا اسنگ دان دینے میں اوروں سے دسہزار گنا بڑھ گیا ہے اِسکے دیئے ہوئے دھولے دھولے دس بیل میرے پاس ایسے ہیں کہ جیسے پانی میں کنول کی ڈنڈیاں کھڑی ہوں" - (رگ وید منڈل ۸ سوکت اول منتر ۳۳)

(۲) "چتر راجہ ہے اور سب رانیاں ہیں - اُسنے ہزار جگہ دسہزار دان دیئے" (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۲۱)

"چتر دان استتی یعنی راجہ چتر نے ہزار موقع پر دس دس ہزار دان دیئے - اتنا بڑا دانی ہونا ذرا مشکل ہے" +

(۳) "صبح کی رسم میں طاقت ور کنو نے پری میدھ سمیت جو دان حاصل کیا وہ ساٹھ ہزار بے عیب گائیں میں خود ہانک کر لایا ہوں" - (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۴ - راجہ کرنگ کے دان کی تعریف -

(۵) "ہے وبھندو تونے اس آدمی کو مدد دی - چالیس ہزار گونہ دان اِسکے بعد آٹھ ہزار دان اور دئے پھر آٹھ ہزار دان اور دیئے" (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۲ منتر ۴۱) راجہ وبھندو کے دان کی تعریف کہ اُسنے چھپن ہزار دان دیئے +

(۶) "پرشو کے دان سو ہزار دان بالمقطع اور دس ہزار گائیں تین سو کوتل گھوڑے سام گانے کے بدلے" (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۴۶ منتر ۲۴ و ۴۷) کا خلاصہ +

(۷) "بھاوی کا دان ساٹھ ہزار گائیں سو گھوڑے دس کنواریاں سونے کے دس رتھ مُہروں کی دس تھیلیاں" (رگ وید منڈل اول سوکت ۱۲۶ منتر ۲ و ۳) کا خلاصہ +

(۸) "چندیری والے راجہ کا دان ایک سو اونٹ دس ہزار گائیں" (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۵)

(۹) راجہ پرتھو کے بیٹے کا دان چوبیلی گاڑیاں لدی لدائی سونے کی مُہریں بیس بیل بیس کنواریاں

(رگ وید منڈل ۶ سوکت ۲۷ منتر ۸)

(۱۰) "راجہ ترسدسیو کا دان - پچاس کنواریاں" (رگ وید منڈل ۸ سوکت ۱۹ منتر ۳۶)

منو کے زمانہ سے وید بننا شروع ہوا اور مہابھارت کے آخر مسیح کی پہلی صدی تک بنتا رہا اور یہ چاروں وید عرصہ سوڈیڑھ سو سال کے اندر اندر بن کر شہرۂ آفاق ہوتے - نمونہ کے طور پر ذیل کے مہارشی ملاحظہ ہوں - کیونکہ یہ اُسکے اعلیٰ مصنفین میں سے ہیں ؛

(۱) گوتم رشی

(۱) اے گھوڑے جوتنے والے اندر (گوتما سوہ) گوتم کے بیٹوں نے یہ منتر جوڑے ہیں تاکہ تو انہیں دیدار بخشے اور ہر قسم کی دولت دے ایسا ہو کہ وہ جنے دیک کاموں سے دولت حاصل کی ہو صبح کو جلدی سے ادہر آوے (رگوید منڈل اول سوکت ۶۱ منتر ۱۶)

(۲) اُے طاقتور اندر نودھا س لدگوتم نے (نویم) یہ نیا منتر اپنی عقل سے تیری تعریف میں جوڑا ہی ایسا ہو کہ وہ الخ (فقرہ مذکورۂ بالا رگوید منڈل اول سوکت ۶۲ منتر ۱۳)

(۳) گوتم کی اولاد نے تیری ستایش کی تیری تعریف میں یہ برہمن (منتر) جوڑے ہیں تو جو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر آتا ہے ہمیں طرح طرح کے کھانے دے ایسا کہ وہ الخ (فقرہ مذکورۂ بالا رگوید منڈل اول سوکت ۶۳ منتر ۹)

گوتم کا زمانہ

اِن منتروں سے ظاہر ہے کہ رگوید کے منتر زیادہ تر گوتم رشی کی اولاد کی تصنیف سے ہیں چنانچہ منتروں کے لفظ اسپر شاہد ہیں - باہر سے گواہ لانے کی ضرورت نہیں اور گوتم رامچندر جی کا ہمعصر تھا - اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا بنانے والے رشی رام چندر کے بعد کے ہیں کہ انکے ہمعصر کی نسل سے ہیں ؛

(۲) وشوامتر کی اولاد

(۴) ہمیں گائیں اور گھوڑے دے - ہماری آرزو پوری کر اپنی مہربانیوں سے ہماری لیاقت بڑھا - یہ منتر کل زمانہ کے خلاف ترقی چاہنے والے کوشکوں نے اپنی لیاقت سے تیری محبت میں گھڑے ہیں - (رگوید منڈل اول سوکت ۳۱ منتر ۲۰)

کوشک کا زمانہ

کوشکوں کی تصنیف رگ وید کا پہلا اشٹک ہی - کوشک وشوامتر رامچندر کا مصاحب تھا

اِس سے معلوم ہوا کہ کوشکوں کے بنائے ہوئے منتر رامچندر جی کے بعد کم ہیں کرن کے بنانیوالے اُنکے ہمعصر کی اولاد ہیں۔

(۳) بھردواج رشی

(۵) "ہے لنا تیو سو ہزار گھوڑے پرونپتھوں نے تمہاری تعریف گانے کے صلے میں اس بھردواج کو دے۔ اے بہادرو انہوں نے خاص ایک جوڑی گھوڑے اس بھردواج کو دے۔ اے عجیب وغریب کام دکھانیوالو ایسا ہو کہ ہمارے دشمن مغلوب ہوں" (رگ وید منڈل ۶ سوکت ۶۳ منتر ۱۰) اِس بیان سے معلوم ہوا کہ بھردواج پورُن کا دان لیا کرتا تھا۔

درون اچارج کا زمانہ

بھردواج کے بیٹے کا نام درونا چارج تھا جو مہا بھارت کی لڑائی میں مارا گیا اور کورو اور پانڈووں کا استاد تھا اور ویاس جی کا ہمعصر۔

بھردواج کی بیٹی وشروا کو بیاہی تھی۔ اِس سے کوویر بھنڈاری پیدا ہوا جو کہ مہا بھارت میں جانبین کی فوجوں کو گھاس دانہ آٹا دال دیتا تھا۔ کوویر کے سوتیلے بھائی ببھیشن کو رسی ٹوکس کی بیٹی سرے بیاہی تھی۔ اِس سے ظاہر ہے کہ بھردواج کا اور سکندر کا زمانہ ایک تھا۔ اور یہ واقعہ حضرت مسیحؑ سے کُل تین سو برس پیشتر کا ہے۔

(۴) اترے رشی

(۶) "اے رحموں کے پورا کرنے والو اور نعمتیں دینے والو! تم نے اترے کو جسکی پانچ آدمی عزت کرتے ہیں اُسکے دشمنوں کو مار کر۔ داسوں کی تدبیریں توڑ کر اندھے کوئیں سے نکالا۔ اور اُسکی اولاد کو رہائی بخشی" (رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۱۷ منتر ۳) اترے رشی کی اولاد کا بنایا ہوا رگ وید کا پانچواں منڈل ہے۔

اترے کی اولاد کا زمانہ

اترے کے ایک بیٹے کا نام درواسا تھا۔ اس نے ارجن کی ماں کنتی رانی کو جپ کا منتر سکھایا۔ اُس نے کنوار پنے میں سورج دیوتا پر آزمایا۔ حمل رہا۔ کرن نام لڑکا جنی جو کہ ہتھیار بند پیدا ہوا۔ والدین کی شرم سے جیسے حمل کو پوشیدہ رکھا تھا۔ ویسے ہی پیدا ہوئے بچے کو صندوق میں بند کر کے چپکے سے دریا میں بہا دیا۔ ایک رتھبان نے دریا سے نکالا اور پرورش کیا۔ جو کہ بعد میں کرن راجہ مشہور ہوا۔ اور مہا بھارت

کی لڑائی میں کام آیا۔ مہابھارت آدمی پرب ادھیائے ۶۷ و ۱۱۱ ستری پرب ادھیائے ۹
وغیرہ بھاگوت اسکند ۹۔ ادھیائے ۲۴)

درواسا ہستناپور میں کوروؤں کے پاس پہنچا۔ اونھوں نے خوب دعوتیں دیں۔ اُن کے کہنے سے لکھوو میں پہنچا۔ دروپدا کھا پکا چکی تھی۔ کرشن کو یاد کیا۔ اُنھوں نے ایسا پڑھنت پڑھا کہ درواسا کے اور اُسکے شاگردوں کے پیٹ میں درد ہونے لگا اور وہ سب بیقرار ہوکر وہاں سے چلے آئے۔ مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۲۰۳ +

بیان بالا سے معلوم ہوا کہ اترے کی اولاد کا زمانہ مہابھارت کا زمانہ ہی۔ اور وید کے جو حصے اُسکی اولاد نے بنائے ہیں وہ مہابھارت کے بعد کے ہیں پس اگر مہابھارت کو عرصہ دو ہزار سال کا گزرا ہے تو انکے بنائے ہوئے وید سترہ اٹھارہ سو سال کے ہیں +

ثبوت (۵)

(۷) ہے کٹھ تو جس کو اکشوا کو جانتا۔ کٹھ کا چاہنے والا ویاس رشی اور اُسکا ماموں ہتسی جانتا تھا تو وہ ہی اور سب بیماریوں کو کھونے والی ہی اتھروں کانڈ ۱۹ سوکت ۹ - ۳ منتر ۹ + اِس منتر سے معلوم ہوا کہ ویاس جی ویدوں میں گاتے گئے ہیں +

ثبوت

یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ ویاس جی کی بہت بڑی عمر تھی۔ آپنے ارجن کے پوتے جن میجے کا سرپ یجنہ اپنے ہاتھ سے کیا تھا۔ اِس سے اُسکی عمر کا پتہ روشن ہی کہ وہ مہابھارت کے بعد بہت مدت تک زندہ رہا ہے۔ اور بصیغہ ماضی منتروں میں نام آنیسے ظاہر ہے کہ یہ منتر اُسکے بعد میں بنائے گئے ہیں پس بہمہ وجوہ ثابت ہی کہ موجودہ وید مہابھارت کے زمانہ کے بعد کا ہی قبل کا نہیں کہ اِسمیں ویاس جی کا مہابھارت کے بعد کے لوگوں کا بیان ہی +

ایک تاریخی غلطی کا اظہار

دنیا کی پیدایش ایک ارب ستانوے کروڑ اُنتیس لاکھ انچاس ہزار سال سے ماننے والی دنیا نے ایک بہت بڑی بھاری غلطی یہ کھائی ہی کہ مہابھارت اور رامچندر کے زمانہ میں دس بارہ لاکھ

سال کا فرق بتایا ہے اور یہ ایسی ڈبل غلطی ہے کہ شاید دنیا بھر کی تواریخ میں نہو۔ اور واقعات شروع سے اسکو رو کرتے چلے آئے ہیں مگر کیا مجال کہ کوئی اسکی تصحیح کرے اور بجائے سال کے فرلانگ لکھدے کیونکہ وہ دونوں ایک ہی زمانہ میں گزرے ہیں۔ صرف پورب پچھم کی سکونت اور سکونت میں دس بارہ ہزار فرلانگ کا فرق تھا۔ ناظرین ذیل کے دلائل ملاحظہ کریں:-

(۱) شرنگی رشی کی طفولیت کی دعا سے پرکشت کو مرے سانپ کا ڈسنا۔

(۲) اُنکی جوانی کی دعا سے رامچندر اور بھرت وغیرہ کا پیدا ہونا۔

(۳) اترے کے پاس رام چندر کا چترکوٹ میں قیام کرنا۔

(۴) اترے کے بیٹے درواسا کا دریودہن کورو کے پاس جانا۔

(۵) کموداامیں دُرواسا کا دروپدا کے پاس جانا۔ کرشن جی کی بددعا سے پیٹ میں درد ہونا۔

(۶) رامچندر کا اور بھرت کا بھردواج رشی کے پاس قیام کرنا۔

(۷) بھردواج کے بیٹے درونا چاریہ کا مہابھارت میں شریک ہونا۔

(۸) بھردواج کے نواسے ببھیشن سے بھیم سین پانڈو کا خراج لینا۔

(۹) رسی لوکس کا بھردواج کے نواسے ببھیشن کو بیٹی دینا۔

(۱۰) رسی لوکس کا سندھ کے کنارے ملک بسانا۔

(۱۱) رامچندر کے حکم سے بھرت کا اس ملک کو اُجاڑ کر اپنی طرف سے پھر بسانا۔

(۱۲) پرشورام کا سیتا کے سوئمبر میں جانا اور اجودھیا میں بھی رامچندر سے ملنا۔

(۱۳) پرشورام کا درونا چاریہ مذکور اور کُنتی رانی کے کرن مذکور وغیرہ کو فن تیراندازی سکھانا۔

(۱۴) پرشورام کا مہارانی انبا کی حمایت میں بھیشم پتامہ سے لڑنا۔

(۱۵) ویاس جی کے شاگرد جاوال سے رامچندر جی کی بحث۔

مفصل حالات اس عاجز کی کتاب مسمی "ویدیوں کی تواریخ" میں دیکھو جس میں سب کا حال شرح و بسط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

سچے رشیوں کے اوصاف

(۱) ظاہری و باطنی علوم میں ماہر ہونا۔ اور جو کام کرنا اپنے علم کے زور سے کرنا (۲) اپنے علم کے زور سے منتر پیدا کرنے اور انکو جپن کا توں دکہا دینا (۳) وہ کام کرنا جس سے دیوتا خوش ہوں اور دیوتوں کی استتی کرنا (۴) یجن خود کرنا اور دوسروں کو کرانا (۵) پہاڑ کی چوٹی پر یا کھوہ میں یا لب دریا اور ایسے بن میں کہ جہاں آدمی کا گزر نہو بے آب و دانہ تپ کرنا (۶) گرمیوں میں پانچ اگن تاپنا اور جاڑوں میں برفانی پانی میں ایک ٹانگ پر کھڑے رہنا یا آسن جماکر ایسا بیٹھ جانا کہ بدن پر گرد جم جائے اور کانس پاؤں سے گھسکر سر میں کو نکل جائے اور جانور اُسے کانس کا پُولا خیال کرکے اُسمیں گھونسلے ڈالیں اور انڈے سیکر بچے نکالیں اور اُسے خبر تک نہو۔ جیساکہ چیون رشی اور دھرو نے کیا تہا۔ (۷) خلاف معمول اور تعجب خیز کام اُن کے وجود سے ظہور پذیر ہونا۔ جیساکہ اگستی رشی کا باتاپی دیت کو پہلے ڈکار میں ہضم کر جانا۔ سمندر کو چلو لگاکر پی جانا۔ لوپا مُدرا لڑکی پیدا کرنا۔ درونا چاریہ کا تیروں سے آندھی لانا۔ اندھیری چھانا۔ مینہ برسانا۔ روشنی لانا کنوئیں میں سے گیند برآمد کرنا۔ اور ارجن میں یہ سب کمالات بھر دینا۔ وشوامتر کا چلتے ستلج کو اور سندھ کو بند کرنا۔ پراشر کا متسودری کے بدن سے بدبو دور کرنا۔ اور اُسے نافۂ مشک ختن بنانا۔ ودھیگو کا مُنہ میں آگ رکھنا۔ ویاس جی اور اُنکے بیٹے کا ہنسوں کیطرح آگے پیچھے اُڑنا۔ برہما جی کا دکش کے دھڑ پر بیندھے کے سر کو جوڑنا۔ گنیش جی کے دھڑ پر ہاتھی کے بچے کا سر جوڑنا۔ ودھیچ رشی کے سر پر گھوڑے کا سر جوڑنا۔ (۸) رشیونکا مستجاب الدعوات پیدا ہونا۔ چنانچہ شرنگی رشی کی دعا سے راجہ پرکشت کو مردہ سانپ کا ڈسنا۔ پدماکشی عورت کا بھینس بن جانا وغیرہ۔ کھوڑ کی دعا سے اشٹاوکر کا ٹیڑھا میڑھا پیدا ہونا۔ (۹) رشیونکی پیدائش کا تعجب خیز ہونا۔ چنانچہ ویاس جی کا پیدا ہوتے ہی بن میں چلے جانا۔ پراشر اور اُسکے پوتے شکدیو کا بارہ سال شکم مادر میں رہنا اور ویدوں کا حافظ پیدا ہونا۔ چیون کا پیدا ہوتے ہی راکشس کو جلانا۔ بھرگو کے ایک پوتے کا سو برس تک شکم مادر میں رہنا اور پیدا ہوتے ہی مخالفوں کو اندھا کرنا اور اُنپر رحم کھاکر دوبارہ بینائی بخشنا وغیرہ ٭

تمام شد